علامہ اقبال مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے

کی تنقید ہے۔ گویا دلیل یہ ہوئی کہ اس مثنوی میں حافظؔ کی تنقید ہے اس واسطے یہ
یہ خلاف قرآن ہے۔ حضرت میں نے مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کی مثنوی
کو بیداری میں پڑھا ہے اور بار بار پڑھا ہے۔ آپ نے شاید اسے سکر کی حالت میں
پڑھا ہے کہ اس میں آپ کو وحدت الوجود نظر آتا ہے۔ مولوی اشرف علی صاحب
تھانوی سے پوچھئے وہ اس کی تفسیر کس طرح کرتے ہیں۔ میں اس بارے میں انہی کا
مقلد ہوں۔ باقی رہی وحدت الوجود کی تفسیر قرآن، سو اس کا نمونہ آپ کے مضمون
میں بہت کچھ ہے۔ میں انشاء اللہ آپ کو بتاؤں گا کہ قرآن شریف کی تعلیم کیا ہے
اور جن آیات سے آپ وحدت الوجود اور رہبانیت ثابت کرتے ہیں ان کا اصل
مفہوم کیا ہے۔ زیر تصنیف مضمون میں انشاء اللہ یہ سب باتیں ہوں گی۔ میں زمانہ
کی گردش سے بدلا نہیں۔ ممکن ہے کہ آپ بدل گئے ہوں۔ امیر خسرو کی پیشین گوئی
مجھ پر صادق نہیں آتی۔ حضرت سلطان الاولیاء کے مریدوں میں ایک میرے ہمنام
بھی تھے۔ امیر خسرو کا شعر غالباً ان کے لئے کہا گیا ہوگا۔

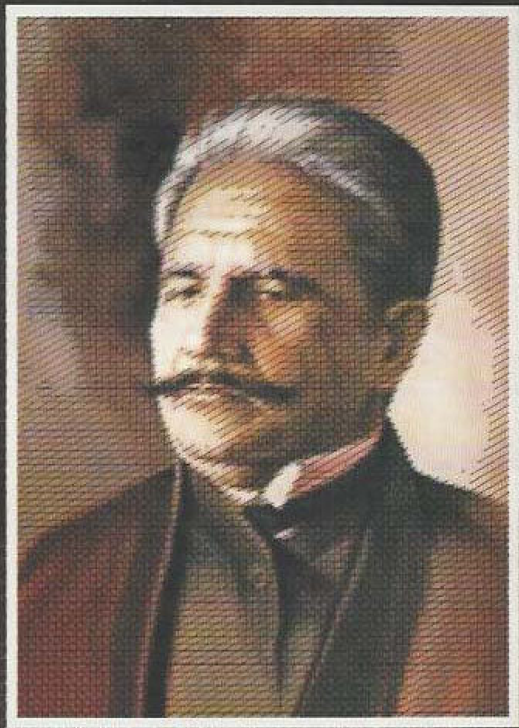
مضمون کا خاتمہ آپ نے مولانا اکبر (الہ آبادی) کے مصرع پر کیا ہے یعنی

خودی خدا سے جھکے بس یہی تصوف ہے

یہ میرا عین مذہب ہے اور میرے نزدیک میری مثنوی اسی مصرع کی ایک تفسیر
ہے مگر آپ کو معلوم ہو کہ یہ مولانا اکبر جن کا یہ مصرع ہے کون ہیں۔ یہ وہی مولانا
ہیں جن کا یہ شعر ہے ؂

ان میں باقی ہے کہاں خالدِ جانباز کا رنگ
دل پہ غالب ہے فقط حافظِ شیراز کا رنگ

مقالاتِ اقبالؒ



سیّد عبدالواحد معینیؒ